Email : haqkiraoshni@gmail.com MGN/170/2015-2017 Reg No. MAHURD/2014/59864

ملت اسلامیہ کا ترجمان

بیادگار: حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمیؒ
زیرسرپرستی: حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی

حق کی روشنی

Weekly HAQ KI RAOSHNI Malegaon

Vol. No. 03 Issue No. 33 Date 27/07/2017 Thursday Rs.2/- قیمت ۲ روپے جمعرات مورخہ ۳ رذی قعدہ ۱۴۳۸ھ بمطابق ۲۷ رجولائی ۲۰۱۷ء شمارہ نمبر ۳۳ جلد نمبر ۳

پیغام

حدیث شریف میں ہے کہ سخی اللہ سے قریب ہے، انسانوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، اور جہنم سے دور ہے، اور بخیل اللہ سے دور ہے، انسانوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے، اور جہنم سے قریب ہے۔

آپ فیصلہ کیجئے کہ آپ کے لئے سخاوت کی راہ مفید ہے یا بخل اور کنجوسی کی......؟

(شیخ طریقت حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی مدظلہ العالی)

عرب کا معاشرہ اور اصلاح کا آغاز

گزشتہ سے پیوستہ

افادات: حضرت مولانا محفوظ الرحمٰن قاسمیؒ

حضرت قاسم ابن محمدؒ مدینہ کے فقہاء سبعہ میں سے ہیں انہوں نے امام زہری سے فرمایا: میں تم میں علم کی تشنگی محسوس کرتا ہوں تم عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے استفادہ کرو امام زہری نے استفادہ شروع کیا ان کے پاس آتے جاتے رہے اور فرمایا: **لَوجدنا ھابحراً** (واقعی ہم نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن کو علم کا سمندر پایا)۔ علامہ ابن حجرؒ نے حضرت ام سلمہؓ کے متعلق فرمایا ہے: **موصوفۃ بالجمالِ البارع والعقل الصّائب** اللہ تعالیٰ نے خوبصورتی، حسن و جمال کے ساتھ عقل وفہم کی دولت سے بھی نوازا تھا، اسی طرح ام سلیم (حضرت انسؓ کی والدہ) کے متعلق نقل فرماتے ہیں: **مناقبھا شھیرۃٌ و کثیرۃٌ** ان کے علمی کمالات بہت ہیں اور مشہور ہیں، سعید بن مسیّب (جو سید التابعین ہیں) انہوں نے اپنی بیٹی کی شادی حدیث کے ایک طالبعلم سے کردی تھی، حالانکہ ان کی لڑکی کیلئے شہزادوں کے پیغامات تھے، اگلے دن جب یہ طالب علم سعید بن مسیّب کی مجلس درس میں جانے کی تیاری کرر ہے تھے، بیوی نے پوچھا کہاں جار ہے ہو؟ کیا میرے والد سعید بن مسیّب کے حلقہ درس میں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! کہنے لگیں: **اِجلس أُعلّمک علم سعیدٍ** (تم بیٹھو! ان کے پاس جتنی حدیثیں ہیں میں سب تم کو سنا دیتی ہوں) اللہ اکبر کبیرا! علم کا ایسا سمندر جو سید التابعین کے پاس تھا وہ سب ان کی لڑکی کو ازبر تھا۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ دورِاول کی خواتین علم میں کتنی فائق تھیں! مدخل میں امام مالکؒ کی صاحبزادی کا واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ وہ اپنے والد کی کتاب مؤطا کی اس قدر حافظہ تھیں کہ جب طلبہ درس حدیث کیلئے امام مالکؒ کی مجلس میں بیٹھتے اور پڑھنا شروع کرتے، کہیں غلطی ہوجاتی تو وہ دروازہ کی کنڈی اندر سے کھٹکھٹاتی، امام مالک کو اتنا اعتماد تھا کہ پڑھنے والے سے کہتے: **ارجع فالغلط معک** (اعادہ کرلو، اس کو پھر سے لوٹا لو، کیوں کہ تم سے ضرور غلطی ہوئی ہے)۔ اسی مدخل میں ہے: مالکی مسلک کے امام، امام اشہب نے ایک باندی سے سبزی خریدلی اس زمانے میں سبزیوں کو پیسے سے نہیں خریدتے تھے، روٹی سے خریدتے تھے، امام نے خادم سے کہا: روٹی لاکردو، اس نے واپس آکر کہا: نانبائی ابھی نہیں آیا ہے، امام نے باندی سے فرمایا: جاؤ شام کو آکر لے جانا، تو اس باندی نے کہا کہ حضور ﷺ نے کھانے پینے کی چیزوں میں دست بدست لین دین کرنے کا حکم دیا ہے اور ادھار منع فرمایا ہے۔ دیکھئے ایک باندی ہوکر حضور ﷺ کی احادیث کی ایسی معلومات رکھتی ہے۔

تعلیم کے ساتھ تربیت بھی ضروری ہے

محترم خواتین! اسی کے ساتھ میں ایک حقیقت کی طرف آپ کو متوجہ کردوں کہ تعلیم کے ساتھ تربیت کا بے حد خیال رکھیں، کیوں کہ علم جس طرح نفع کا باعث ہے اسی طرح یہ ضلالت اور گمراہی کا بھی ایک قوی ذریعہ ہے۔ حسن تربیت ہی وہ چیز ہے جو علم کو نافع بناتی ہے۔ اللہ کی کتاب سے زیادہ نافع اور رشد وہدایت کا ذریعہ دنیا میں اور کیا ہوسکتا ہے مگر اسی کتاب سے متعلق اللہ کا یہ ارشاد بھی ہے:

یضل بہ کثیر ویھدی بہ کثیرا (سورہ بقرۃ آیت ۲۶) بہت سے لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں اور بہت سے لوگ اس سے گمراہی اخذ کرتے ہیں اور وہ ضلالت سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

اسی کتاب خداوندی میں ہے: **اَضَلَّہُ اللّٰہُ علی علمٍ** اللہ نے اس کو علم وخرد کے باوجود گمراہ کردیا، مجرد علم کا ہونا ہدایت کی ضمانت نہیں ہے، حضور ﷺ کی دعاؤں میں ہے: **اَللّٰھُمَّ اِنِّی أعُوذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ** اے اللہ! میں ایسے علم سے جو نفع نہ دے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

شیخ سعدیؒ کا مشہور جملہ ہے کہ ''علمے کہ رہ حق نہ نماید جہالت است'' ایسا علم جو حق کا راستہ نہ بتائے وہ علم کہلانے کا مستحق نہیں بلکہ وہ جہل ہے۔ ایسے علم سے اللہ کی پناہ مانگنا چاہئے، علامہ اقبال نے فرمایا:

زمن گیر ایں کہ مردے کور چشمے
زبینائے غلط بینے نکوتر
زمن گیر ایں کہ نادانے نکوکیش
زدانشمند بے دینے نکو تر

(مجھ سے یہ پتے کی بات سیکھ لو ایک آدمی کی نگاہ اگر غلط دیکھتی ہے خلاف شریعت امور کو دیکھتی ہے تو ایسے بینا سے نابینا بہتر ہے، یہ بھی سن لو کہ ایک شخص اگر عقل وخرد کا مالک ہے مگر الحاد و دہریت کا پرستار ہے تو ایسے شخص سے وہ نادان اچھا ہے جو دین اور شریعت کا پابند ہے۔) (جاری)

منوہر پاریکر اور بیف کا بیان

تحریر: حضرت مولانا نازبیر احمد ندیمی ملی

منوہر پاریکر اپنے تیز طرار مزاج کی بناء پر بھاجپائی لیڈروں میں صف اول کے لیڈر مانے جاتے ہیں۔ ۲۰۱۴ء کے پارلیمانی الیکشن میں E.V.M میں خرابی پیدا کرنے کے باعث بی جے پی کو جو فل میجارٹی حاصل ہوئی تھی، اس موقع پر غالباً گوا سے M.P. بن کر منوہر پاریکر بھی دلی پہونچ گئے تھے، گجرات میں مسلمانوں کی نسلی تطہیر کا فرض انجام دینے اور صوبے سے اسلامی آثار کو مٹانے کا شرف پانے والے نیز اس وقت امریکہ کے لیے بار بار جانے کی خواہش کا اظہار کرنے کے باوجود ویزا نہ پانے والے گجرات کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے جو ایک طرح سے ماڈل اسٹیٹ پیش کرکے آر ایس ایس کے منظور نظر اور بی جے پی میں سفید وسیاہ کے مالک بنے تھے، ملک میں بی جے پی کا دوسرا وزیر اعظم بننے کے بعد اپنی کابینہ میں منوہر پاریکر کو وزیر دفاع بنادیا تھا۔ وزیر دفاع منوہر پاریکر کے دور میں سرجیکل وار کا معاملہ چلایا گیا تھا، چونکہ ملکی وزارتِ دفاع میں کھانے پینے کے مواقع بہ ظاہر کم ہیں، اور اگر کچھ گھٹالا کیا گیا تو اس پر شور شرابہ بھی کافی ہوجاتا ہے، جیسا کہ بوفورس گھٹالے اور سابق وزیر دفاع جارج فرنانڈیز کے دور میں تابوت گھٹالے کا کافی چرچا ہوا تھا اور بوفورس توپوں کا گھٹالا تو آج تک وزیر اعظم آنجہانی راجیو گاندھی کا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے، ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے منوہر پاریکر نے وزارت دفاع پر برقرار رہنے کے باوجود گوا میں اسمبلی کا الیکشن لڑا اور جیت کر آئے۔ باوجود یہ کہ گوا میں کانگریس پارٹی کو الیکشن میں اکثریت ملی تھی مگر حکومت سازی میں کانگریس پارٹی چپ سادھے بیٹھی رہی، اور اکثریت نہ ہونے کے باوجود منوہر پاریکر نے نہ صرف حکومت سازی کا دعویٰ گورنر کے سامنے پیش کیا بلکہ دعوے کے ساتھ میجارٹی حاصل کرکے گوا کے وزیر اعلیٰ بھی بن گئے۔

اگر چہ مرکزی حکومت کی طرف سے بیف پر پابندی (گائے اور اس کی نسل کے جانوروں کے ذبیحے کی پابندی) کا قانون بہت سی ریاستوں میں لگایا گیا ہے، مہاراشٹر میں فڑنویس سرکار کا بڑا کارنامہ ہی گئو ذبیحے پر پابندی کو سمجھا جاتا ہے، اسی دوران گوا کے لیے بھی یہ قانون پاس ہوا تھا، مگر وہاں کے وزیر اعلیٰ نے یہ کہہ کر کہ ''ہم اپنے باشندوں پر بیف کی پابندی نہیں لگا سکتے، اور کسی کو اس کی من پسند غذا سے نہیں روک سکتے'' مذکورہ قانون پر عمل کرنے سے گوا کو گویا آزاد کرالیا تھا۔

آج بھی کرناٹک اور گوا میں بیف پر پابندی نہیں ہے، قریب میں پابندی کی بات اٹھائی گئی تو گوا کے وزیر اعلیٰ منوہر پاریکر کا وہی تیز طرار مزاج سامنے آیا اور انہوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ ''ہم گوا کے لوگوں پر بیف کی پابندی نہیں لگا سکتے، اگر ضرورت پڑی تو پڑوسی ریاست کرناٹک سے بیف درآمد کرکے ریاستی عوام کی ضرورت پوری کی جائے گی۔''

مذکورہ بالا بیان کسی عام M.L.A یا وزیر کی طرف سے آیا ہوتا تو RSS اور بی جے پی کے لوگ اس کی ناک میں دم کردیتے مگر منوہر پاریکر کے خلاف نہ RSS میں دم ہے اور نہ بھاجپا میں۔

لے دے کر A.B.V.P نے کچھ شور شرابہ کیا بھی تو اس کی حیثیت نقار خانے میں طوطی کی آواز سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔

☆......☆......☆

حج ایک آسان عبادت اور توفیق الٰہی کا نتیجہ ہے

تحریر: مفتی محمد عامر یاسین ملی

حج مذہب اسلام کا ایک اہم رکن اور عظیم الشان فریضہ ہے، جو صاحب استطاعت افراد پر فرض ہے، یہ وہ مہتم بالشان عبادت ہے جو تمام انبیاء کرامؑ نے انجام دی ہے، سب سے پہلا حج ابوالبشر حضرت آدمؑ نے کیا اور کل ایک ہزار حج کیے، جس میں چالیس حج ہندوستان سے پیدل چل کر ادا فرمایا، ہندوستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ پہلا حج اسی سرزمین سے ادا کیا گیا ہے۔

ہر بندۂ مومن کے دل میں یہ چاہت ہوتی ہے کہ زندگی میں ایک مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کرے اور حج کی سعادت حاصل کرے، یہ چاہت اور تمنا دراصل حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اس دعا کا نتیجہ ہے جو آپ نے اپنی بیوی اور بچے (حضرت ہاجرہؓ و حضرت اسماعیلؑ) کو مکہ میں چھوڑ کر جانے کے وقت مانگی تھی۔ تب سے آج تک بیت اللہ کا سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک لوگ حج کرتے رہیں گے اور اپنے گناہوں سے پاک صاف ہوتے رہیں گے۔

حج ایک آسان عبادت ہے، اور خالص توفیق الٰہی کا نتیجہ ہے، بے شمار افراد دولت کی فراوانی اور وقت کی فراغت کے باوجود حج کی سعادت سے محروم رہتے ہیں جب کہ بہت سے غریب نادار افراد اپنی تڑپ اور دعا کی بدولت حج کی سعادت سے فیضیاب ہو جاتے ہیں بعض لوگ حج کو ایک مشکل عبادت تصور کرتے ہیں حالانکہ کوئی عبادت بندۂ مومن کی استطاعت سے باہر نہیں۔ حج اور اس کے احکام نہایت آسان ہیں اور چند ایسی عبادتوں کا مجموعہ ہیں جو اللہ کے مقبول بندوں نے انجام دی ہیں مثلاً: طواف فرشتوں کا عمل ہے، سعی حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عمل ہے، رمی اور قربانی ابراہیمؑ کا عمل ہے، وقوف عرفات حضرت آدم وحضرت حواؑ کا عمل ہے اور قیام مزدلفہ نبی کریم ﷺ کا عمل ہے، یہ سارے اعمال عنداللہ مقبول ہیں اور انتہائی آسان جنہیں نبی کریم ﷺ نے انجام دیا اور امت کو یہ حکم دیا:

خُذُوا عَنّیِ مَنَاسِکَکُمْ مجھ سے حج کا طریقہ سیکھ لو۔

لہٰذا ہر عازم حج کو حج کا طریقہ سیکھ کر اسے صحیح طریقے پر ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے، ایام حج سے قبل حجاج کی تربیتی مجالس منعقد ہوتی ہیں، اسی طرح متعدد اردو کتابیں اور رسالے حج اور عمرہ کے سلسلے میں کتب خانوں پر دستیاب ہیں، عازمین حج اگر تربیتی مجالس میں پابندی کے ساتھ شریک ہوں اور ان کتابوں کا بغور مطالعہ کریں تو حج اور عمرہ کے امور بسہولت صحیح طریقے پر انجام دے سکتے ہیں، بعض مرتبہ غلطی اور ناواقفیت کے سبب حج یا تو نامکمل رہ جاتا ہے یا پھر حاجی پر چھوٹا یا بڑا دم واجب ہو جاتا ہے، اس لئے عازمین حج کو چاہئے کہ جب انہوں نے ایک لمبا وقت اور خطیر سرمایہ حج کی سعادت حاصل کرنے کے لئے مختص کیا ہے تو تھوڑا سا وقت اور محنت مزید صرف کر کے حج کا مسنون طریقہ اور اس کی باریکیاں بھی سمجھ لیں تاکہ جب ان مقامات پر پہونچے (مطاف، صفا مروہ، منیٰ، مزدلفہ، عرفات) تو ان کی تاریخ اور فضیلت کو ذہن میں رکھتے ہوئے عبادات انجام دیں، یاد رکھیں کہ جو شخص پورے اخلاص اور اہتمام کے ساتھ صحیح طریقہ پر حج کے امور کی ادائیگی کرے گا اللہ پاک اسے حج مقبول ومبرور نصیب فرمائیں گے، جس کا بدلہ صرف اور صرف ''جنت'' ہے۔

حج سے پہلے مزید چند باتوں کا لحاظ کرنا ضروری ہے۔

(۱) حج خالص رضائے الٰہی کے لیے کیا جائے، کہ اعمال کا اجر وثواب نیت کے بقدر ملتا ہے۔

(۲) حج کے لیے خالص حلال اور پاکیزہ آمدنی کا استعمال کیا جائے، تاکہ حج بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوسکے۔

(۳) توبہ اور استغفار کا خوب اہتمام ہو، مناسب ہے کہ روزانہ صلوٰۃ التوبہ پڑھ لی جائے۔

(۴) روانگی سے پہلے حقوق العباد کی ادائیگی کرکے اور جن لوگوں پر کسی طرح کی زیادتی کی ہو ان سے معافی تلافی کرکے جائے۔

(۵) اپنی غیر حاضری میں گھر کے کسی فرد کو گھر کا ذمہ دار طے کرکے اور ضروری باتوں کی وصیت کرکے جائے۔

☆......☆......☆

شاہی مسجد میں مجلس درس قرآن

قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی عظیم کتاب اور اس کا مبارک کلام ہے، جس میں زندگی کے ہر شعبے کے بارے میں احکامات اور ہدایات موجود ہیں، جنہیں جاننا اور ان پر عمل کرنا ہر مومن مرد وعورت کے لیے ضروری ہے، تاکہ دنیا اور آخرت کی بھلائیاں نصیب ہوں۔ برادران اسلام کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر ہفتہ سنیچر کے روز بعد نماز عشاء فوراً شاہی مسجد تین قندیل میں شیخ طریقت حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب دامت برکاتہم اپنے مخصوص ودلنشین انداز میں قرآن پاک کا درس دیتے ہیں، حضرت والا کی علالت اور رمضان المبارک کی وجہ سے درس موقوف تھا اب مورخہ ۲۹ رجولائی ۲۰۱۷ء بروز سنیچر بعد نماز عشاء سے درس قرآن کا آغاز ہورہا ہے، شیخ طریقت حضرت مولانا محمد عمرین محفوظ رحمانی صاحب دامت برکاتہم اپنے مخصوص ودلنشین انداز میں قرآن پاک کا درس دیں گے۔

برادران اسلام سے گذارش ہے کہ اس مجلس درس قرآن میں ضرور شرکت فرمائیں۔

الداعیان: ذمہ داران شاہی مسجد ومتوسلین خانقاہ رحمانیہ، مالیگاؤں

اہم گزارشات

☆ مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ اخبار ''حق کی روشنی'' کے لئے اپنے گراں قدر مضامین اختصار کے ساتھ خوشخط انداز میں لکھ کر دفتر ''حق کی روشنی'' کے پتے پر یا ای میل پر ارسال کریں۔ نیز علاقے میں ہونے والی اہم دینی سرگرمیوں کی اطلاع اور رپورٹ بھی روانہ کریں، یا مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

☆ کاروباری حضرات سے بھی گزارش ہے کہ ''حق کی روشنی'' میں اشتہار دے کر اپنے کاروبار کو فروغ دیں اور اس اہم دینی واصلاحی کام میں تعاون فرمائیں۔

☆ جن حضرات کا سالانہ زرِتعاون ختم ہو چکا ہو ان سے گزارش ہے کہ ازخود نئے سال کا زرِتعاون مبلغ ۱۰۰ روپے مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ کرکے جمع کرادیں۔ جزاکم اللہ

رابطے کے لئے: محمد شہزاد رحمانی: 9372784842

علمِ دین کے بغیر مسلمان ادھورا ہے

یہ مدینہ منورہ کا بازار ہے، دکانیں ساز وسامان سے آباد ہیں، خریدنے اور بیچنے والوں کی بھیڑ ہے، اتنے میں ایک قابل احترام ہستی بازار میں داخل ہوئی، لوگوں کی نگاہیں ان کی طرف اٹھنے لگیں، بازار کا شور تھمنے لگا، کسی نے پکار کر کہا صحابی رسولؐ حضرت ابوہریرہؓ تشریف لا رہے ہیں، بازار کے وسط میں پہونچ کر حضرت ابوہریرہؓ بآواز بلند کہنے لگے لوگو! بڑی حیرت کی بات ہے تم لوگ یہاں اطمینان سے خرید وفروخت میں لگے ہو اور مسجد نبوی میں رسول اکرم ﷺ کی میراث تقسیم ہورہی ہے، بس اتنا سننا تھا کہ لوگ مسجد نبویؐ کی طرف دوڑ پڑے، اللہ اللہ! ان کے اشتیاق کا کیا عالم ہوگا، اور دل میں وفور شوق کا کیسا دریا موجزن! ان کی نگاہ میں تو حضور اکرم ﷺ کا ایک موئے مبارک بھی دنیا جہان سے زیادہ قیمتی تھا، بازار سے مسجد کا رخ کرنے والوں کے ذہن میں یہ بات تھی کہ حضور اکرم ﷺ کے استعمال کی چیزیں (کپڑا، چادر، بستر وغیرہ) تقسیم ہورہی ہوں گی، اور مسجد نبوی میں ہجوم لگا ہوا ہوگا، یہ خیال بھی انہیں آرہا ہوگا کہ پتہ نہیں ہمارے پہونچنے تک کچھ بچے گا بھی یا نہیں؟ لیکن یہ کیا؟ لوگ پہونچے تو عجیب ماجرا دیکھا کہ مسجد نبوی تو خالی ہے، بس چند حلقے حسب معمول لگے ہوئے ہیں، کہیں مسائل بیان ہورہے ہیں، کہیں حدیث شریف یاد کرائی جارہی ہے، کسی حلقے میں قرآن پاک کی تصحیح ہورہی ہے اور کوئی حلقہ ذکر وفکر اور یاد الٰہی کا ہے، لوگوں نے حیران ہوکر ایک دوسرے سے پوچھنا شروع کردیا: کیا حضرت ابوہریرہؓ جیسے سنجیدہ شخص نے مذاق کیا ہے، یا انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے؟ اتنے میں ابوہریرہؓ بھی وہاں پہونچ گئے، اب سوالات کا رخ ان کی طرف پھر گیا، حضرت یہ کیا ماجرا ہے؟ کچھ تو فرمایئے، ابوہریرہؓ گویا ہوئے: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث ظاہری چیزیں نہیں ہیں، آپؐ کی میراث تو یہی علم و ذکر ہے، لوگو! تمہارے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے، میرا اشارہ تو اسی طرف تھا کہ مسجد نبویؐ میں میراث نبوت علم وذکر کی شکل میں بٹ رہی ہے، اور تم خرید وفروخت میں مشغول ہو۔ ☆......☆......☆

شہرت پسندی کا مزاج

تحریر: قاری مختار احمد ملی ابن عبدالعزیز

احمد اور ابن المبارک نے حمید بن نعیم سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ: حضرت عمر ابن الخطابؓ اور حضرت عثمان بن عفانؓ کو کھانے کی ایک دعوت میں بلایا گیا جس کو انہوں نے قبول کرلیا جب وہ دونوں اس کے لیے جانے لگے تو حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا: میں اس کھانے کے لیے چل رہا ہوں مگر مجھ کو پسند ہے کہ میں اس میں نہ جاتا حضرت عثمان نے کہا کس لیے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اندیشہ ہے کہ یہ فخر ونمائش کے لیے کیا گیا ہو۔

آج بھی بہت سے لوگ ہیں جو تنہائی میں تو معمولی سخاوت بھی نہیں کرتے کبھی کسی غریب پڑوسی کو ایک پیالہ سالن تک نہیں بھیجتے جہاں دیکھنے کے لئے صرف خدا موجود ہوتا ہے، کوئی دوسرا انسان نہیں دیکھتا، ایسی جگہ آدمی حد درجہ بخیل بنا رہتا ہے، لیکن جہاں دس بیس دیکھنے والے ہوں جہاں کسی جلسہ میں بڑا مجمع ہو جہاں ناموں کا اعلان لاؤڈ اسپیکر پر کیا جا رہا ہو وہاں آدمی ''حاتم طائی'' بن جاتا ہے، ایسے شہرت والے مقام پر وہ بڑی بڑی رقموں کا اعلان اپنے نام کے ساتھ کرواتا ہے لیکن جہاں ایک ٹوٹا پھوٹا ادارہ ہو جہاں وسائل نہ ہو جہاں انتہائی تنگی اور کسمپرسی کے حالات میں تعلیم و اصلاح کا کام ہورہا ہو وہ ہماری اعانت کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں جہاں خرچ کرنے میں شہرت نہ ہو جہاں خرچ کرنے والے کو صرف خدا دیکھ رہا ہو وہاں آدمی بخیل بن جاتا ہے، کیوں کہ وہاں ان کی سخاوت کا چرچا نہیں ہوگا، اسی طرح ایک شخص جس نے کبھی پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے حقوق ادا نہیں کیے لیکن جب وہ حج وعمرہ کے لئے جانے والا ہو تو ہفتوں پہلے گھوم گھوم کر اس کی پبلسٹی کرے گا، اخبارات میں فوٹو کے ساتھ معافی کا اعلان کروائے گا، دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا حج کے نام پر اپنی مالی طاقت کی مضبوطی کا اظہار کرے گا دوسروں پر اپنے مال کی دھونس جمائے گا، حج پر جانے سے پہلے بڑے کھانے کا نظم کرے گا، تاکہ اس کے ذریعے لوگوں میں اس کے حج کا چرچا ہو ایسی بے شمار مثالیں دی جاسکتی ہیں کہ جہاں خالص عبادت کا معاملہ ہے جہاں صرف خدا کو دکھانے کی ضرورت ہے وہاں آدمی شہرت کا پہلو نکال لیتا ہے۔ یہ کس قدر بدنصیبی کی بات ہے کہ ایسے لوگ لاکھوں روپیہ تو خرچ کریں لیکن نیتوں میں فتور پیدا ہو جانے کی وجہ سے وہ عمل آدمی کے چہرہ پر مار دیا جائے اس کو قبول نہ کیا جائے، ہم کسی کی نیت پر شک نہیں کرتے بلا شبہ اخلاص والے افراد بھی ہوتے ہیں، لیکن بعض لوگوں کے ظاہری قرائن بتا دیتے ہیں کہ ان کی نیت میں فساد پیدا ہو چکا ہے حضرت عمرؓ نے اس ظاہری نمائش کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ ''مجھے اندیشہ ہے کہ یہ فخر ونمائش کے لیے کیا گیا ہو''۔ مذکورہ بالا حدیث میں حضرت عمرؓ کا اسوہ ہمیں پیغام دے رہا ہے کہ متقی اور صالح افراد کو ایسی نمائشی جگہوں پر جانے سے پرہیز کرنا چاہئے یہ بھی ہمارے اسلاف کی سنت ہے۔

☆......☆......☆

حلال آمدنی کے نام پر سودی کاروبار کے نئے نئے جال

خوشنما عنوانات اور پرکشش منافع سے مسلمان ہرگز دھوکہ نہ کھائیں

تحریر: حضرت مولانا مفتی آصف انجم ملی ندوی

''سود اور سودی کاروبار'' چاہے کسی بھی عنوان، کسی بھی صورت اور شکل میں ظاہر ہو وہ حرام ہے، سود سے حاصل ہونے والا مال خواہ منافع کے نام سے آئے یا انعام کے نام سے، یقیناً ناپاک اور گندہ مال ہے۔ حتی کہ اگر اسے حلال آمدنی، مضاربت، شراکت داری کا نام دیا جائے تب بھی سودی کاروبار کو حرام ہی قرار دیا جائے گا۔ سود اور سودی کاروبار کو خوشنما عنوانات، پُرکشش منافع اور مستقبل کے خوابوں سے سجائی اور سنواری ہوئی اسکیموں کے ساتھ پیش کرنا آخری زمانے کے اُن فتنوں میں سے ایک ہے، جس کے بہت عام ہونے کی خبر محبوب آقا رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے ان الفاظ میں فرمائی ہے کہ: ''لوگوں پر ایک وقت آئے گا جب ہر کوئی سود کھانے والا ہوگا، اگر کوئی ایسا ہو کہ اس نے سود نہیں کھایا تب بھی اُس کو سود کا دھواں (اور اس کا غبار) تو ضرور پہنچ کر رہے گا۔''

آج دنیا ایک کھلا بازار Market Open بن چکی ہے اور اس اوپن مارکیٹ پر بڑے بڑے سود خوروں، سٹہ بازوں اور جواریوں کا کنٹرول ہے۔ وہ اپنی بے پناہ دولت کے ذریعہ اور اربابِ حکومت کی مدد سے دنیا میں سود اور جوئے سٹے کے کاروبار کو رواج دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس کیلئے وہ نت نئی اسکیمیں بناتے ہیں، لوگوں کو سودی کاروبار کے جال میں پھانسنے کیلئے نئے نئے جال بُنتے ہیں۔ دوسری قوموں کا تو ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، نہایت افسوس کا مقام ہے کہ سود اور جوئے سٹے کے ان جالوں کا اب مسلمان (بلکہ دیندار مسلمان) بھی بڑی تعداد میں شکار ہونے لگے ہیں۔ مسلمانوں کو سودی کاروبار کے گورکھ دھندے میں ملوث کرنے کیلئے مسلمانوں میں سے ہی کچھ مفتیانِ کرام، علماء کرام اور دیندار قسم کے مسلمانوں کو آلہ کار بنا کر طرح طرح کی اسکیمیں لائی جاتی ہیں۔ کبھی ''حلال آمدنی'' کا راگ الاپا جاتا ہے، کبھی مضاربت اور شراکت داری کے خوشنما عنوانات کا سہارا لیا جاتا ہے، کبھی ''انویسٹ مینٹ کمپنی'' کے نام سے، کبھی ''امپورٹ اینڈ ایکسپورٹ کمپنی'' اور کبھی کسی ''انٹر پرائزیس'' کے نام سے، کبھی ''ٹورز اینڈ ٹراویلس'' میں سرمایہ کاری کی بنیاد پر نفع حاصل کرنے کی لالچ دے کر، کبھی بیرونِ ملک میں ہیرے یا سونے کی مٹی اور سونے کے کاروبار کے حوالے سے، کبھی فوڈیکس، ٹیکسٹائیل اور زیورات (جویلری) کی تجارت، کبھی بیرونِ شہر میں اسٹیل، زمین، بلاک اور ٹائیلس کی تجارت اور کبھی کنسٹرکشن کے کاروبار میں ''سرمایہ کاری (Investment) پر ہر مہینہ بہترین منافع'' کے بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعہ عام و خاص مسلمانوں کو لبھانے کی زبردست کوششیں کی جاتی ہیں۔ جو مسلمان ان کمپنیوں کیلئے کام کررہے ہوتے ہیں وہ اپنی اپنی کمپنی کی بہت سی ناجائز اسکیموں کو مضاربت، مشارکت اور حلال کاروبار کا نام دے کر اسے مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، کبھی کبھی ان اسکیموں کے بارے میں جواز کے حکم پر مشتمل کوئی فتوی بھی انہیں مل جاتا ہے، جس کو بنیاد بنا کر وہ مسلمانوں کو اور زیادہ اس جانب راغب کرلیتے ہیں جب تک اس قسم کی کمپنیوں کے ''شرائط وضوابط'' منظرِ عام پر نہیں آجاتے ان کی حقیقت اور اصلیت لوگوں سے چھپی رہتی ہے اور لوگ اسے شراکت داری یا مضاربت کی سادہ سی شکل سمجھ کر اس میں پیسہ لگا دیتے ہیں لیکن جیسے ہی یہ اپنی خصوصیات اور شرائط وضوابط شائع کرتے ہیں سارا غبار چھٹ جاتا ہے اور ان کمپنیوں کے سود، جوئے، سٹے اور جھوٹ، دھوکہ دہی اور ناجائز کاروبار پر مشتمل ہونے کا راز فاش ہو جاتا ہے۔ ان کمپنیوں کے شرائط وضوابط میں کچھ شرطیں اور ضابطے فاسد اور خلافِ شریعت ہوتے ہیں، جن کے ساتھ کاروبار کرنے کی وجہ سے ان کمپنیوں میں پیسہ لگانے والے اور کمپنی کے کارکنان سب گناہگار ہوتے ہیں۔ منافع کے لین دین کا معاملہ کمالِ ہوشیاری سے اس طرح طے کیا جاتا ہے کہ اس کے سود ہونے میں کوئی شک و شبہ نہ رہے۔ کچھ معاملات جوئے سٹے کے ہوتے ہیں...... اس قسم کی کمپنیاں اپنا کاروبار تو کم دکھاتی ہیں البتہ مختلف شہروں اور ملکوں میں اپنا خوبصورت اور عالیشان آفس اور اپنی برانچ ضرور بتاتی ہیں۔ ان کمپنیوں کی تیار کردہ چیزیں مارکیٹ میں بکتی ہوئی نظر نہیں آتیں البتہ نفع خوب دکھائی دیتا ہے۔ ان کمپنیوں میں نقصان کبھی نہیں بتایا جاتا صرف نفع ہی ہوتا رہتا ہے، مارکیٹ میں تیزی ہو یا مندہ اس سے ان کمپنیوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا، اپنے انویسٹرز کو طے شدہ نفع تین سے چار ہزار یا پانچ سے ساڑھے چھ ہزار روپے کے درمیان معمولی سی کمی بیشی کے ساتھ دیتی رہتی ہیں۔ پیسہ کاروبار میں لگے نہ لگے، نفع و نقصان معلوم ہو یا نہ ہو رقم لگانے کے ایک ڈیڑھ مہینہ بعد ہی سے یہ کمپنیاں نفع دینا شروع کردیتی ہیں۔ کبھی آپ کاروبار اور نفع ونقصان کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں تو ''راز داری'' کا عذر بیان کر کے اس کی کوئی معلومات نہیں دی جاتی۔ اگر کوئی زیادہ گھیرنے کی کوشش کرے تو کمپنی کی ''ویب سائٹ'' کا حوالہ ان کیلئے راہِ فرار اختیار کرنے کا بہترین ذریعہ ہوتا ہے۔ (جاری)

☆......☆......☆

عورتوں کے حقوق

از: عرشیہ کوثر بنت خواجہ فیروز

مسجد میں جانا اور مجالس خیر میں شرکت: ہمارے وطن میں مساجد میں عورتوں کے جانے کا چلن نہیں ہے، اس لئے اس حق کے نافذ ہونے کی کوئی بات نہیں آتی، حضرت انسؓ سے مروی ایک حدیث میں اس امر کا اختلاف بھی ہے چونکہ بنوامیہ کی خلافت میں عورتیں خوشبو لگا کر مسجد جایا کرتی تھیں اس لئے حضرت انسؓ یہ کہہ پڑے کہ اگر حضور اکرم ﷺ ہوتے تو عورتوں کا مسجد جانا بند کروادیتے۔ لیکن چونکہ یہاں خواتین کے حقوق کا تذکرہ کیا جارہا ہے تو اختلاف کا ذکر مناسب نہیں۔ مجالس خیر میں یعنی عیدین وغیرہ کی اجتماعی دعاؤں میں بھی خواتین شرکت کا حق رکھتی ہیں، جو احادیث سے ثابت ہے۔

حضرت حفصہؓ بنت سیرین بیان کرتی ہیں کہ ہم اپنی لڑکیوں کو عید کے دن باہر نکلنے سے منع کیا کرتے تھے ایک عورت آئی جو قصرِ بنی خلف میں اتری، میں اس کے پاس گئی تو اس نے مجھے بتایا کہ میری بہن کا خاوند حضور ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوا تھا، اور میری بہن چھ غزوات میں اس کے ساتھ تھی۔ اس نے بتایا کہ ہم لوگ مریضوں کی دیکھ بھال کیا کرتے اور زخمیوں کا علاج کرتے تھے۔ اس نے آپ ﷺ سے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو اس لئے وہ عید کے دن باہر نہ نکلے تو کیا اس میں اس کے لئے کوئی مضائقہ ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ہم جولی اسے اپنی چادر کا ایک حصہ اڑھا لے اور عورتوں کو چاہئے کہ وہ نیک کاموں میں شریک ہوں اور مومنین کی دعا میں حاضر ہوں۔(بخاری)

حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ ہمیں حکم دیا جاتا تھا کہ ہم عید کے دن گھر سے باہر نکلیں (اور نماز عید اور اجتماعی دعا میں شریک ہوں۔)(بخاری)

عورت کا امان دینا: حضرت علیؓ کی بہن حضرت ام ہانیؓ بنت ابی طالب کہتی ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو غسل کرتے پایا، اس طرح کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ آپ کے سامنے پردہ کئے ہوئے تھیں، میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا میں ہوں ام ہانی بنت ابی طالب۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا، خوش آمدید، خوش آمدید، ام ہانی۔ پھر جب آپ ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر آٹھ رکعتیں پڑھیں اس طرح کہ آپ ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے تھے۔ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ابن ہبیرہ نامی شخص کو پناہ دی مگر میرا فلاں رشتہ دار کہتا ہے کہ میں اسے قتل کردوں گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی اس کو ہم نے پناہ دی۔

عورت کا کمانا: قرآن وحدیث سے ایسی کوئی نص نہیں ملتی کہ جس سے معلوم ہو کہ عورت اگر خاوند کی اجازت سے کمائے تو یہ کوئی ناپسندیدہ بات ہے۔

حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تاجر تھیں، حضرت زینبؓ کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دستکاری کر کے پیسے کماتیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتیں۔

گھر سے باہر نکلنا: حضرت عائشہؓ سے صحیح بخاری کی ایک حدیث میں روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہؓ رات کے وقت (کسی کام کے لئے) باہر نکلیں تو حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا، اور فرمایا کہ خدا کی قسم سودہ آپ ہم سے چھپ نہیں سکتیں (یعنی ہمیں پتہ چل گیا کہ آپ باہر نکلی ہیں) حضرت سودہؓ لوٹ کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا اس وقت حضور ﷺ میرے حجرے میں شام کا کھانا کھارہے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ہڈی تھی (اس حالت میں) آپ ﷺ پر وحی نازل ہونی شروع ہوگئی۔ اور جب آپ ﷺ سے وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ فرمارہے تھے۔ اے عورتو! تمہیں اپنے ضروری کاموں کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

واضح ہو کہ ضروری کاموں کا لفظ آیا ہے، اس لئے خواتین ضروری کاموں کے وقت باہر نکل سکتی ہیں لیکن جس طرح آج کل کا چلن ہے کہ محض دوپٹہ، چوڑیوں، جوتوں کی میچنگ ڈھونڈنے کے لئے خواتین بازار میں گھومتی پھرتی ہیں، یہ ہرگز درست نہیں ہے۔

☆......☆......☆

چند اہم دینی مسائل

ادارہ

سوال: حج کن پر فرض ہے؟

جواب: جو مسلمان عاقل بالغ اور تندرست ہوں اور اخراجات سفر حج کے متحمل ہوں اور جن لوگوں کے اخراجات کی ذمہ داری ان کے ذمہ ہو حج سے واپسی تک کے ان کے اخراجات بھی ان کو دے دیں، یا پھر اس کا کوئی معقول بندوبست کردیں اور حج کے لیے جن راستوں سے انہیں جانا ہو وہ پرامن ہو تو ان پر حج فرض ہے، ان شرائط کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ ان کے ساتھ ان کا کوئی محرم ہو اور محرم شوہر باپ وغیرہ کے علاوہ ایسے تمام رشتہ داروں کو کہتے ہیں جن کے لئے اس عورت سے نکاح کرنا ہمیشہ کے لئے حرام ہے، نیز عورت عدت طلاق یا عدت وفات میں نہ ہو۔

سوال: ایک غریب شخص کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچ کر حج کر لے اس کے بعد وہ صاحب مال ہوجائے تو کبھی صاحب مال ہوجانے کے سبب اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہے یا نہیں؟

جواب: اگر غریب شخص کسی طرح مکہ مکرمہ پہنچ گیا اور حج کرلیا اس کے بعد وہ شخص مالدار ہوگیا تو اس کے ذمہ سے حج ادا ہوگیا مالدار ہوجانے کے سبب دوبارہ جانا ضروری نہیں۔(شامی: جلد۲، صفحہ،۲۳۲)

سوال: ایک شخص پر حج فرض ہے، مگر اس کی صحت اس قدر خراب ہے کہ اس کو اپنی زندگی کی بھی امید نہیں ہے ایسی حالت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں جب کہ بسبب مرض وہ خود حج کرنے سے عاجز ہے اور اس کو اپنی زندگی میں خود حج کرنے پر قادر ہونے کی امید نہیں ہے، تو وہ دوسرے شخص سے اپنی زندگی میں اپنی طرف سے حج کراسکتا ہے، اور اس نے خود حج نہ کرایا تو اس کو وصیت کرنا لازم ہے، اس سے وہ سبکدوش ہوجائے گا، اور موصی (وصیت کرنے والے کے مال) اور وصیت کے باوجود وارث نے حج نہ کرایا تو گناہ وارث پر رہے گا، درمختار میں ہے: لیکن اگر حج کرانے کے بعد خود تندرست ہوگیا اور اس کا عذر جاتا رہا تو اب اس کو خود حج کرنا ہوگا،

سوال: جس نے حج فرض ادا کیا ہے اس کے لئے نفلی حج ادا کرنا افضل ہے، یا دوسرے کا حج بدل؟

جواب: نفلی حج کی بجائے دوسرے کا حج بدل کرنا افضل ہے، حدیث میں ہے: جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو میت کے لئے ایک حج اور حج کرنے والے کے لئے سات حج لکھے جائیں گے، اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے اپنے باپ یا ماں کے لئے حج کی تو اس نے (ماں یا باپ) کی طرف سے اس کا حج ادا کردیا اور خود اس کو دس حجوں کا ثواب ملے گا۔

☆......☆......☆

حکمت ودانائی کس کو عطا ہوتی ہے؟

پیشکش: مفتی محمد اسحاق ملی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ خَلَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَارَاَیْتُمُ الْعَبْدَ یُعْطٰی زُهْدًا فِی الدُّنْیَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْا مِنْهُ فَاِنَّهٗ یُلَقَّ الْحِكْمَةَ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت ابوخلادؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اس کو (دنیا سے) بے رغبتی اور (لغو وبے ہودہ کلام سے اجتناب اور) کم گوئی عطا کی گئی ہے تو اس کی قربت وصحبت اختیار کرو، کیوں کہ اس کو حکمت ودانائی کی دولت دی گئی ہے۔" (بیہقی)

تشریح: بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ زیادہ دانا مومن کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ مومن جو موت کو بہت یاد کرتا ہوا اور موت کے بعد کی زندگی (یعنی آخرت) کے لئے بہت تیاری کرتا ہو۔

مذکورہ بالا حدیث میں لفظ "حکمت" نقل کیا گیا ہے۔ اس سے مراد نیک کرداری اور راست گفتاری ہے، اور جس بندے کو اللہ تعالیٰ حکمت عطا فرماتا ہے، اس کی بڑی فضیلت منقول ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا یعنی جس شخص کو حکمت عطا کی گئی، گویا اس کو بہت زیادہ خیر وبھلائی دی گئی!
بہرحاصل حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص دنیا سے بے اعتنائی اور بے رغبتی اختیار کئے ہوئے ہو اور کم گوئی کی صفت سے متصف ہو وہ ایک ایسا مخلص وکامل عالم ہے جس کو خدا نے نیک کرداری اور راست گفتاری کی دولت سے نواز دیا ہے، اور وہ یقیناً مرشد ومقتدا بننے کا اہل ہے کہ وہ بندگان خدا کی تربیت واصلاح اور رُشد وہدایت کی ذمہ داری کو پوری طرح انجام دے سکتا ہے، لہٰذا ہر ایک شخص پر واجب ہے کہ اس کی اطاعت وخدمت کرے، اسی کی صحبت وہم نشینی اختیار کرے اور اس کے ساتھ ہم کلامی رکھے!
بعض عارفین نے بہت خوب کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صحبت اختیار کرو، اگر تم اس پر قادر نہ ہوسکو، تو اس شخص کی صحبت وہم نشینی اختیار کرو جو خدا کے ساتھ صحبت رکھتا ہے! اور ظاہر ہے کہ وہ شخص وہی ہوسکتا ہے، جس میں کردار واحوال اور اقوال وافعال کے صحیح اور قابل اعتماد ہونے کی وہ علامت پائی جائے جو انشراح صدر کی علامت کے طور پر پچھلی حدیث میں بیان کی جاچکی ہے، اور اس کی وہ حیثیت وشخصیت اس طرح ظاہر وثابت ہوجائے کہ اس کی صحبت تمام دینی ودنیاوی معاملات پر بھلائی وبہتری کی صورت میں اثر انداز ہوتی ہو، وہ اپنے رفقاء اور معتقدین کو دنیاوی لذات سے کنارہ کش، تحصیل مال وجاہ سے بے رغبت اور مقدار حاجت وضرورت سے زیادہ کی طلب وخواہش سے بے پرواہ بنا کر زادِ عقبیٰ کی طرف پہنچاتا ہو، ایسا شخص نہ صرف عالم وعارف کہلاتا ہے، بلکہ انبیاء کا حقیقی وارث وخلیفہ ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسے عارف باللہ کی زیارت وخدمت اور اس کی صحبت وہم نشینی کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمائے! (آمین ثم آمین)

تلخیاں گر برا نہ مانو......!

از: محمد عامر یاسین ملیؔ

☆ کیا گجرات میں مودی اور امیت شاہ کا جادو پھر چلے گا؟ (ایک سوال)
ای وی ایم کا جادو چلے گا۔

☆ نومنتخب صدر جمہوریہ کے حلف لیتے ہی جئے شری رام کے نعرے لگائے گئے۔(ایک خبر)
ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا

☆ ملک کا اتحاد آئین کی بنیاد پر ہے۔(رام ناتھ کووند)
جسے پارہ پارہ کرنے کی کوششیں دن رات جاری ہیں۔

☆ ملک کو فرقہ پرستی سے نجات دلانے کے لئے تعلیم ضروری۔(ایک سوچ)
اور تعلیمی نظام کا فرقہ پرستی سے پاک ہونا ضروری۔

☆ جی ایس ٹی کا مطلب؟؟؟ (ایک سوال)
گناہوں سے توبہ۔

☆ گجرات کے قاتلوں اور زانیوں کو شکست دینے والی بلقیس بانو اکیسویں صدی کی شیرنی۔
(ایک مضمون کی سرخی)
ہمت نسواں مدد خدا۔(محاورہ تبدیل)

☆ شوہر نے مٹھائی میں زہر ملا کر بیوی کو کھلا دیا۔(ایک خبر)
جب مسیحا دشمنِ جاں ہو تو کیونکر ہو علاج
کون رہبر بن سکے جب خضر بہکانے لگے

☆ دولہے کا مودی مخالف دلہن سے شادی کرنے سے انکار۔(ایک خبر)
ہم تو ڈوبے ہیں تمہیں بھی لے ڈوبیں گے۔

☆ سوشل میڈیا کا کردار۔(ایک مضمون کا عنوان)
دودھاری تلوار۔

☆......☆......☆

بچوں کا گوشہ

چھوٹے استاد

مولانا شاہ عبدالرحمٰن مظاہر علوم میں صدر مدرس تھے، انہوں نے اپنا ایک واقعہ سنایا، فرماتے ہیں: میں اپنے شہر سے جب سہارنپور تعلیم حاصل کرنے کیلئے آیا تو ہر استاد سے مل کر آیا، ایک استاد سے میں نے بالکل ابتدا کتابیں پڑھی تھیں، ان سے ملاقات نہ ہوسکی، سہارنپور آکر پڑھنا شروع کیا، کتاب بالکل سمجھ میں نہ آئی، حالانکہ مجھے اپنی جماعت میں بہت سمجھ دار خیال کیا جاتا تھا، میں غور کرنے لگا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ اللہ پاک نے راہ نمائی فرمائی، دل میں بات ڈال دی کہ ان استاد سے مل کر نہیں آیا، چنانچہ خط لکھ کر ان سے معافی مانگی اور ملاقات نہ ہوسکنے کی وجہ لکھی، جواب میں انہوں نے لکھا: میرے دل میں خیال پیدا ہوا تھا کہ مجھے چھوٹا سمجھ کر تم مل کر نہیں گئے، لیکن تمہارا خط آنے پر معلوم ہوا کہ یہ بات نہیں تھی۔

اس کے بعد انہوں نے دعائیہ کلمات لکھے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کتاب خوب سمجھ میں آنے لگی اور آج میں تمہیں ترمذی پڑھا رہا ہوں۔

ان کے درس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس وقت ترمذی پڑھانے میں پورے ملک میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

درسِ نصیحت

☆ اگر گلاس دودھ سے بھرا ہوا ہے تو آپ اس میں اور دودھ نہیں ڈال سکتے، لیکن آپ اس میں شکر ڈالیں تو شکر اپنی جگہ بنا لیتی ہے، اور اپنا ہونے کا احساس دلاتی ہے، اسی طرح اچھے لوگ ہر کسی کے دل میں اپنی جگہ بنا لیتے ہیں۔ دو چمچ ہنسی اور چٹکی بھر مسکراہٹ بس یہی خوراک ہے خوشی کی شناخت۔

مسجد کی فریاد

کیوں اداس پھرتے ہو راحتیں بلاتی ہیں
آؤ اے مسلمانو! مسجدیں بلاتی ہیں
رب کی بندگی کرکے تم فلاح پاؤ گے
ہر اذان میں تم کو نصرتیں بلاتی ہیں
نغمۂ اذاں کا یہ مختصر تعارف ہے
تم کو دین و دنیا کی شوکتیں بلاتی ہیں
خلد کی طلب کی تھی تم نے خوب رمضاں میں
آؤ آکے لے لو تم جنتیں بلاتی ہیں
مغفرت کی خاطر تم روئے گڑگڑائے تھے
اب نہ منھ کو پھیرو تم بخششیں بلاتی ہیں
مال وزر کے چکر میں رب کو بھول بیٹھے ہو
سر کو رکھ کو دو سجدے میں نعمتیں بلاتی ہیں
جو بھی چاہئے تم کو سب یہاں سے پاؤ گے
خالقِ دو عالم کی قربتیں بلاتی ہیں
تم کو راستہ دیں گی خود رکاوٹیں ساری
پست ہو اگر تم تو رفعتیں بلاتی ہیں
مسجدوں کو چھوڑا تو سب ہی چھوٹ جائے گا
رب کے بندوں آجاؤ عظمتیں بلاتی ہیں
چاہتی ہے یہ دنیا مومنوں کی رسوائی
مسجدوں میں آجاؤ عزتیں بلاتی ہیں
خانۂ الٰہی میں تو بھی اے فریدیؔ چل
تجھ کو علم وحکمت کی وسعتیں بلاتی ہیں

سوشل جہاد

از: جناب سید حامد محسن

آج کے دور میں سول سوسائٹی اور تنظیموں کی سرگرمیوں کو بھی سماجی جہاد سے تعبیر کیا جا سکتا ہے، یہ رضا کار تنظیمیں سماج سے سماجی برائیوں کو ختم کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں، اگر کوئی سماجی تبدیلی کے لئے تعلیم کے فروغ، تعلیمی بیداری اور لوگوں کے برتاؤ میں تبدیلی کی جدوجہد کرتا ہے، ماحولیات کے بقاء، اسکول سے ڈراپ آؤٹ کے خاتمہ، مدارس کے نصاب میں ترمیم اور ان کی تجدید، منشیات کے عادی لوگوں کی باز آبادکاری، دیہی مقروض افراد کی نجات، تعمیری مزدوروں کے بچوں کی خاطر ان کی تربیت گاہ کا قیام، مسافروں کی قیام گاہ اور سرایوں کی تعمیر، وقف جائیدادوں کے تحفظ، بے آسرا لوگوں کے لئے رہائشی مکانات کی فراہمی، کم سن قیدیوں کی باز آبادکاری اور کونسلنگ وغیرہ تمام باتیں سوشل جہاد میں شامل ہیں۔

اسلام کے اس کلیدی نظریہ کی، یہ وضاحت آج کی جدید دنیا میں نئی روشنی ڈالتی ہے، تمام مسلمان اس نکتے سے واقف ہیں کہ اسلام پر عمل، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ پر موقوف نہیں۔ زندگی کا ہر عمل، جو اللہ کے ذکر سے معمور ہو وہ احسان اور عبادت ہے۔ قرآن واضح الفاظ میں کہتا ہے، اللہ پر ایمان لاؤ اور نیک اعمال کرو۔

لہٰذا ہر قسم کا احسان، نیک عمل، خاطر و تواضع، مہمان نوازی، فیاضی کا مشورہ دیا گیا ہے، جب کہ ناانصافی کے خلاف جدوجہد سوشل جہاد میں شامل ہیں۔

قرآن کریم کا کہنا ہے:

ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول ﷺ پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے ۔ یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (سورۂ صف: آیت ۱۱)

ایک مسلمان کو یہ ہدایت ہے کہ وہ اپنی زندگی، وسائل اور دولت ہر نیک کام اور کاز میں خرچ کرے اور ان کو نیک منصوبوں میں لگائے۔ اپنے وسیع تر معنی میں اللہ کی راہ میں جدوجہد کے معنی ہماری تمام تر جدوجہد کو اور اپنے مالوں کو انصاف کے لیے مصائب کے حل کے لئے، استحصال کے خاتمے کے لئے، غربت و افلاس، بے روزگاری، ناخواندگی اور مجرمانہ سرگرمیوں کے انسداد اور خاتمے کے لئے استعمال کرنا بھی سماجی جہاد میں شامل ہے۔ ان تمام کاموں کے لئے مستقل جدوجہد اور تمام افراد کی شرکت ضروری ہے۔

ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم میں سے کتنے افراد ایسے ہیں جو اپنی دہلیز سے آگے بڑھ کر پورے اخلاص کے ساتھ خود کو ان کا زاور ان سماجی برائیوں کے خاتمے کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں، ہم اکثر اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھتے ہیں کہ ہماری سماجی جدوجہد کا پہلا میدان ہمارا قریبی سماج، ہمارے گردونواح اور ہماری گلی، گاؤں اور محلے ہیں۔

مصری دانشور حسن البنّا شہیدؒ نے کہا تھا کہ:

''اللہ کی راہ میں جان دینا بہت دشوار ہے، مگر اللہ کے بتائے ہوئے طریقے پر زندگی گذارنا اور بھی دشوار ہے۔''

اسلام کا یہی پیغام ہے کہ ہر انسان خدا کے بتائے ہوئے طریقے پر زندگی گذارے اور اسی میں اس کی کامرانی و کامیابی مضمر ہے۔

☆......☆......☆

غزل

شہرت الٰہ آبادی

تری تجلی کی گرمیوں سے فضائے عام پگھل رہی ہے
وہاں تو اک طور ہی جلا تھا یہاں تو ہر چیز جل رہی ہے
جو بحر ظلمات سے گذر کر ہوئے ہیں منزل نشیں وہ ہم ہیں
رہِ طلب میں تجلی افشا ہماری شمع عمل رہی ہے
قیاس و وہم و گماں سے برتر ہے ذات تیری کمال تیرا
عجیب تیرا ہے کارخانہ نئی نئی شکل ڈھل رہی ہے
وہ اسوۂ معتبر تو دیکھو کہ بھوک تھی اور شکم پہ پتھر
اب ایک نان جویں کی خاطر ہماری نیت بدل رہی ہے
کرشمۂ ایں و آں تو دیکھو نظام بزم جہاں تو دیکھو
کسی کے ارماں تڑپ رہے ہیں کسی کی حسرت نکل رہی ہے
قدم قدم پر رہ طلب میں مری طبیعت کا ہے یہ عالم
سنبھل سنبھل کر بہک رہی ہے بہک بہک کر سنبھل رہی ہے
یہ کس کی معجز نمائیاں ہیں کہ روح قالب میں لوٹ آئی
ہماری بالیں پہ آج شہرت قضا کھڑی ہاتھ مل رہی ہے

☆......☆......☆

مختصر پراثر

نظر اور نصیب کے ملنے کا اتفاق عموماً کچھ ایسا ہوتا ہے کہ نظر کو ہمیشہ وہی پسند آتا ہے جو نصیب میں نہیں ہوتا۔ مشہور کہاوت ہے: ''جب دانت تھے تو چنے نہیں تھے، اور جب چنے ملے تو دانت نہیں تھے''۔

☆خرید و فروخت میں قسم سے باز رہو، وہ مال بکوا دیتی ہے مگر پھر اسے مٹا دیتی ہے۔

☆دو خصلتیں مومن میں نہیں ہوتیں کنجوسی اور بد خلقی۔

☆......☆......☆

اصلاحی خط وکتابت

از: مولانا شاہ حکیم اختر صاحبؒ

حال: میری طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے، حتیٰ کہ محارم پر بھی نظر پڑ جائے تو غلط خیالات آنے لگتے ہیں۔

جواب: ان سے بھی اسی طرح احتیاط کریں جیسے نامحرم سے کرتے ہیں نہ ان کو دیکھیں نہ ان سے بے ضرورت بات کریں نہ تنہائی میں ساتھ رہیں۔

حال: ہمارے محلے میں بعض دوکاندار حضرات تیز آواز سے چلاتے ہیں۔ جس سے روحانیت میں کمی آتی جا رہی ہے۔ انہیں سمجھانا بھی مشکل ہے اسی طرح بسوں میں کبھی گانا چلتا ہے اور اس میں بظاہر منع کرنے کی قدرت نہیں ہوتی۔ اس سے بھی دینی نقصان ہوتا ہے۔

جواب: جہاں قدرت نہ ہو وہاں آپ پر گناہ بھی نہیں بس اپنے اختیار سے دل کو گانوں میں مشغول نہ کریں اور آخر میں احتیاطاً استغفار بھی کرلیں کہ یا اللہ میں نے بچنے کی کوشش تو کی لیکن پھر نفس نے خفیہ طور پر حرام مزہ چرالیا ہو تو اسے معاف فرما دیجئے۔

حال: آپ نے فرمایا تھا کہ ''ایک بدنظری پر بارہ رکعات نوافل پڑھو۔'' حضرت! اس پر کچھ عرصہ تک تو عمل کرتا رہا۔ جس سے فائدہ بھی ہوا لیکن پھر کثرت تعداد نوافل کی بناء پر عمل متروک ہوگیا۔

جواب: اطلاع کیوں نہیں کی؟ نوافل نہ پڑھ سکیں تو ہر غلطی پر دس روپیہ صدقہ کریں۔

حال: کوئی بھی عمل کرنا ہو تو مسلسل خیال آتا ہے کہ میرے دل میں نفاق ہے اور میں ریاکاری کی بنا پر یہ کام کر رہا ہوں۔

جواب: ریاکاری ارادہ سے ہوتی ہے نہ کہ خیال سے جب ریاکاری کا ارادہ نہیں ہے تو یہ وسوسہ ہے ریا نہیں۔

سوشل میڈیا کی آواز

از مفتی ناظم ملّی

ماسٹر مائنڈ

میں گھر کے قریب آ چکا تھا، میں نے گاڑی مین روڈ سے اپنی گلی کی طرف موڑ لی لگتا تھا لائٹ گئی ہوئی ہے، گلی میں اندھیرا تھا، گھروں سے جنریٹرز کے چلنے کی آوازیں آ رہی تھیں، اچانک ایک نقاب پوش گاڑی کے ایک دم سامنے آ گیا۔ میں نے گھبرا کر بریک لگائی اور اس سے قبل کہ کچھ سمجھ پاتا، اس نے گاڑی کی کھڑکی کے قریب آ کر پستول میری کنپٹی سے لگا دی اور آواز کو دباتے ہوئے بولا موبائیل نکالو، میں نے فوری طور پر نتائج کی پرواہ کئے بغیر گاڑی کے دروازے کو زور سے کھولا اور وہ جو دروازے سے چپکا کھڑا تھا اس فوری ری ایکشن کے لئے شاید وہ تیار نہ تھا، لڑکھڑا کر زمین پر گر گیا، میں نے اس کو جا لیا اور تین چار تھپڑ کس کس کر لگائے، اس کے ہاتھ سے پستول گر چکا تھا، میں نے اس کو قابو کیا اور ایک ہاتھ سے جھٹکے سے اس کا نقاب اتار دیا، اس کی شکل دیکھ کر میری حیرانی کی انتہا نہ رہی، وہ کوئی اور نہیں میرا اپنا ڈرائیور تھا جو کہ آج چھٹی پر تھا، میں نے غصے سے کہا احسان فراموش مجھے شک تیری آواز سے ہی ہو گیا تھا، تو نے جس گھر کا نمک کھایا وہاں نمک حرامی کی، ہم تجھ سے حسن سلوک سے پیش آتے رہے، تنخواہ کے علاوہ بھی تیرے وقت بے وقت کام آئے اس کا تو نے یہ صلہ دیا کہ پستول لے کر آ گیا، اس کی شکل رونے والی ہوگئی، نہیں صاحب وہ پستول نقلی ہے آپ خود چیک کر لیجئے، تو پھر اس حرکت کی کیا ضرورت تھی؟ اگر پیسوں کی ضرورت تھی تو مجھ سے یا بیگم صاحبہ سے بولنا چاہئے تھا چلو سیدھے تھانے، نہیں نہیں صاحب تھانے مت لے جائیں، یہ حرکت میں نے بیگم صاحب کے بولنے پر ہی کی ہے؟؟ میرے سر پر گویا حیرت کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا، ہاں وہ رونی صورت بنا کر بولا: بیگم صاحبہ نے کہا کہ گھر آ کر آپ اس منحوس موبائیل میں ہر وقت گھسے رہتے ہیں، تجھے ہر قیمت پر آج یہ موبائیل چھیننا ہے ورنہ تیری نوکری سے چھٹی۔

☆......☆......☆

اس ہفتے کا سبق

مرد کا گناہ وقت کے تالاب کنکر کی طرح ڈوب جوتا ہے، جب کہ عورت کا گناہ ساری عمر کنول کے پھول کی مانند پانی کی سطح پر رہتا ہے۔

☆......☆......☆

HAK KI ROSHNI WEEKLY,PRINTED PUBLISHED & OWNED BY ISRAR AHEMAD ABDUL JALIL,ADD: S.NO.86/1/10,H.NO.19,BEHIND PHARMACY COLLEGE ROAD,ZAM ZAM ROAD, MALEGAON,DIST.NASHIK,PRINTED AT NOORANI PRESS, 553,LINE NO.10,ISLAMPURA MALEGAON DIST.NASHIK & PUBLISHED AT S.NO.86/1/10,H.NO.19, BEHIND PHARMACY COLLEGE ROAD,ZAM ZAM ROAD,MALEGAON,DIST.NASHIK,composing:mufti md Ishaq milli,Email: haqkiraoshni@gmail.com